یورپ میں قرآن کریم کی طباعت اور تراجم کے مختلف ادوار

The different eras of publication and translation of Holy Qur'an

اویس انور*

ڈاکٹر محمد اسحاق**

ABSTRACT:

After Second World War, when the distances between the East and the West began to reduce and the west paid attention to the eastern knowledge seriously. Especially European countries took interests in Islamic subjects and a new trend was generated which is known as Orientalism and the people who acquire the subjective knowledge are being called orientalists. In this connection the orientalists started shown keen interest in learning Islamic subjects and with that interest their object was not to spread the religion Islam but to negate and cancel the true picture of true religion Islam, fear of dominancy of Islam, spread of Christianity and multiple political nations. That is why the first thing they have targeted was the Holy Quran. While X-Prime minister William Evart Gladstone quoted 1882 "Till the Quran exists, it is impossible for Europe to down the East" .Since then the new era of publication and translations of Quran took place, in which era the treatise and conversion made in various languages differently in different countries which will be discussed in this research article along with the discussion of orientalists who took part in the compositionor translation.

Key words: Orientalists, Quran, treatise and translation

دوسری جنگ عظیم کے بعد مشرق اور مغرب میں فاصلے خاصے سمٹ چکے تھے۔ میڈیا کے ذریعے مغرب مشرق پر حملہ آور ہو چکا تھا لیکن اس کے جارحانہ انداز میں ابھی وضعداری اور سنجیدگی کا عنصر غالب تھا۔ جدید تاریخ کے اس دور میں پروان چڑھنے والے ادب اور فنون لطیفہ نے دنیا کو نئے زاویے تعارف کرائے۔ پچاس کی دہائی سے لیکر اسی کی دہائی کے نصف اول کو مغرب کا کلاسیکل دور کہا جاسکتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جب مغرب نے موسیقی، فلم سازی صحافت، تحقیق، تصنیف میں کمال عروج حاصل کیا اور دنیا کو اس کی تقلید پر مجبور ہونا پڑا لیکن اسکے ساتھ ایک اہم شعبہ جو امریکہ اور یورپ میں کئی صدیوں سے کام کر رہا ہے وہ استشراق (Orientalism) کا شعبہ ہے۔ جی ہاں یہ وہی شعبہ ہے جس سے متعلق محققین کو ہم مستشرقین (Orientalists) کے نام سے جانتے ہیں۔ اس شعبے

* Research Scholar, Department of Usool-ud-Din, University of Karachi.
** Assistant Professor, Department of Usool-ud-Din, University of Karachi.
Email: dr.ishaqalam@gmail.com

میں یونیورسٹی کے پروفیسرز سے لیکر تعلیم یافتہ پادری بھی شامل تھے۔اوائل میں یہ شعبہ مشرقی علوم،وہاں کی ثقافت،زبانیں اور قوموں کے عادات واطوار سے متعلق تحقیق تک مختص رہالیکن بعد میں اس کا دامن صرف اسلام اور مسلمانوں سے متعلق تحقیقات تک محدود ہو گیااس شعبے کی ابتداء کے بارے میں عرب اور مغربی علماء میں اختلاف ہے لیکن جمہور علماء کااس بات پر اتفاق ہے کہ جس وقت عالم عیسائیت کو بلاد شام سے بدحواسانہ انداز میں پسپا ہونا پڑااور اس نے مسلمانوں کو یورپ کے دروازوں تک اپنے تعاقب میں پایاتو مسلمانوں اور اسلام سے متعلق آگاہی کی خواہش کے بطن سے اس علم نے جنم لیا۔صلیبی جنگوں کے دور میں اسلام اور عیسائیت کاایک مرتبہ آمنا سامنا ہوا۔میدان جنگ کیساہی کیوں نہ ہو لیکن جب دو قومیں آمنے سامنے آتے ہیں توانکی ثقافت اور فکر بھی رزم آراہو جاتی ہیں۔صلیبی جنگوں کے دور میں جواثرات عرب اسلامی ثقافت کے مغربی تہذیب پر پڑے وہ اس دور کی مغربی تصنیفات میں نمایاں ہیں۔اس طرح جواثرات مغربی ثقافت نے عرب ثقافت پر چھوڑے وہ اس دور کی عرب شاعری اور ادب میں نمایاں ہیں۔

مغرب کے نزدیک اسلام اور مغرب کے درمیان ہونے والی ابتدائی معرکہ آرائیوں میں جو شعور اجاگر ہوا وہ یہ تھا کہ مشرق میں مغرب کی سرمایہ دارانہ استعماری سوچ کے سامنے اگر کوئی واحد رکاوٹ ہے تو وہ اسلامی فکر۔کیونکہ جاپان سے لیکر غرب الہند تک کوئی مشرقی قوم اور مذہب ''نظام'' کے وصف سے متصف نہیں تھا۔صرف دین اسلام ہی تھاجو معاشرتی،معاسی اور سیاسی نظام کا حامل تھایہ صرف عبادات کا مجموعہ نہیں تھابلکہ اس نے طبعیات اور مابعد الطبیعات کے میدانوں میں بھی اتصال پیدا کر رکھاتھا۔انہی خدشات کی بناپر مغرب میں بڑے بڑے تحقیقی ادارے اور یونیورسٹیوں کے ڈیپارٹمنٹ تشکیل دیئے گئے جہاں پر علمی سطح پر اسلامی فکر میں نقب لگانے کے کام زوروں سے شروع ہوئے۔

1۔مستشرقین کے اہداف:

اہل علم نے مستشرقین کے بہت سے مقاصد بیان کیے ہیں،جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1۔دین اسلام کی تعلیمات اور تصویر کو مسخ کرنا۔(Rudolf Rudi Pared)(1901-1983)کا کہناہے کہ معاصر استشراقی جدوجہد کا مقصد دین اسلام کو باطل ثابت کرنااور مسلمانوں کو دین مسیحیت کی طرف راغب کرناہے۔

2۔روڈی پارٹ نے لکھاہے کہ ازمنہ وسطی (Middle Ages) میں عیسائیوں کی ایک بڑی تعداد علوم اسلامیہ کی طرف اس لیے متوجہ ہوئی کہ دین اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شخصیت کو مسخ کرسکے،کیونکہ اس کا ذہن بن چکا تھا کہ جو دین بھی مسیحت کے خلاف ہے اس میں کوئی خیر نہیں ہوسکتی۔[1]

2۔اسلام کے غلبے کا خوف:

مغرب میں اسلام کے پھیلاؤ کو روکنااور عیسائی دنیا کو مسلمان ہونے سے بچانا بھی تحریک استشراق کے اہم مقاصد میں سے ہے سابقہ برطانوی وزیر اعظم رہنماولیم گلاڈسٹنWilliam Ewart Gladstoneنے 1882 میں کہا تھا کہ جب تک قرآن

موجود ہے، یورپ کیلئے مشرق کو مغلوب کرنا ممکن نہیں ہے، بلکہ قرآن کی موجودگی یورپ کیلئے اپنے آپ کو حالت امن میں محسوس کرنا درست نہیں ہے۔[2]

3۔مسلمانوں میں عیسائیت کی ترویج:

استاد عبد الرحمن میدانی کا کہنا ہے کہ یورپ کی اکثر یونیورسٹیوں میں علوم اسلامی اور علوم عربیہ کا تعلیمی نصاب، منہج اور طریق تدریس طے کرنے والے متعصب مستشرقین اور تنصیری (Evangelist)ہیں۔[3]

جرمن مستشرق یوہن فک(Johan fuck)(1894-1974) نے لکھا ہے کہ استشراق محض کوئی علمی تحریک نہیں ہے بلکہ اس کا مقصود اسلام کارد اور مسلمانوں میں عیسائیت کی ترویج ہے۔[4]

4۔اصلاحِ مذہب:

مسلم مفکر ابن رشد(Avicenna)(890-1037) کے فلسفے کے زیر اثر اہل مغرب میں ہی ایک بڑی تعداد مصلحین کی پیدا ہو چکی تھی جنہوں نے اپنے مذہب کی اصلاح کے لیے مسلمانوں کے علوم وفنون کی طرف توجہ دی۔ایسے مصلحین کو عموما مسیحی دنیا میں پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔یہی وجہ ہے کہ مارٹن لوتھر(Martin Luther 1483-1546)وغیرہ پر اہل روم نے یہ تہمت لگائی کہ وہ مسیحی دین کو دین محمد ﷺ سے تبدیل کرنا چاہتا ہے۔[5]

5۔سیاسی مقاصد:

معروف برطانوی مستشرق ایڈورڈ لین Edward William Lane (1801-1876) 1825ء میں مصر واپس آیا اور 10 سال یہاں قیام کیا۔لندن واپسی پر اس نے 1836 میں ایک کتاب "اخلاق وعادات المصريين المعاصرة" شائع کروائی۔اس کتاب کی کئی ایک طباعت انگلینڈ، جرمنی اور امریکہ سے شائع ہوئیں تا کہ مغرب مشرق پر حملہ آور ہونے سے پہلے اس کے بارے میں ممکنہ جانکاری حاصل کر سکے۔[6]

چناچہ ان اہداف کو حاصل کرنے کیلئے مستشرقین کا سب سے اہم ہدف رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی، قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ اور اسلامی شریعت رہا۔ لہذا اسی ہدف کو حاصل کرنے کیلئے انہوں نے قرآن کریم کی طباعت اور تراجم کا کام شروع کیا۔

قرآن کریم کی طباعت:

1: ان اول طبعة للقرآن فی نصّه العربي الكامل هی تلك التی تمّت فی البندقيه بتاريخ ان يكون سنة ١٥٣٠م تقريبا ـ الا ان جميع نسخ هذه الطبعة قد تمّ اتلافها بأمرٍ من الكنيسة ولم يعثر لها على اثرٍ حتى الآن ـ[7]

ترجمہ: قرآن کریم کا سب سے پہلا مکمل نسخہ عربی نص کے ساتھ 1530 میں اٹلی کے شہر وینس میں طبع ہوا۔ لیکن رومن پوپ کے کہنے پر اس نسخہ کو ضائع کر دیا گیا اور آج تک اس کا پتہ نہیں چلا۔

اس کے بارے میں مزید تفصیل(YakubovychMykhaylo) نے بیان کی کہ قرآن کریم کا سب سے پہلا نسخہ (Venice)اٹلی میں وجود میں آیا جو صرف دو(vencain)کی جدوجہد سے ہوا جن کا نام جو(Alenandio Paganini)کا والد تھا۔ باپ بیٹے کی بے انتہا محنت کے بعد قرآن کریم کی آزادانہ اشاعت 1537-1538 میں ہوئی یہ دونوں شخصیات اپنے دور کے فلاسفر و مرتب جانے جاتے تھے جوTheological(Philosophical)اور دوسرے مضامین کی اشاعت اور مضمون نگار تھے کچھ صدیوں بعد قرآن کریم کا یہ نسخہ کہیں غائب ہوگیا یا کھو گیا مانا یہ جاتا ہے کہ رومن پوپ کے حکم سے جلا دیا گیا۔ 1987 میں(Angela Nowvo) کو لائبریری سے ایک کاپی شدہ نسخہ ملا جو(Franciscan Frians of Isoladisea)جو اٹلی میں واقع ہے۔(Jonathan)نے یہ تبادلہ خیال کیا کہ جو قرآن کریم کا جو نسخہ ملا ہے شاید تجارتی نیت سے رکھا گیا تھا اور دوسرے علماء کی رائے یہ تھی کہ یہ کاپی شدہ نسخہ سلطنت عثمانیہ میں برآمدات کی جاتی تھی۔ اس خصوصی نسخہ میں 466 صفحات تھے جس میں عربی زبان کے علاوہ کچھ لاطینی عنوان بھی شامل تھے۔ جیسے القرآن واعرابی جس کا مطلب ''ال اعرابی قرآن'' ہے۔ اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ اس نسخہ میں اسلام کے خلاف کوئی مواد نہیں ہے اور اس نسخہ کو مسلمانوں میں تقسیم کی نیت سے لکھا گیا تھا۔ اس پورے نسخہ میں ہر سورت کو اس طرح سے تقسیم کیا گیا کہ ہر سورت کا آیت نمبر موجود تھا اور اس کی اشاعت میں مسلمانوں کی کاوش بھی شامل تھی۔ صفحہ کے درمیان میں عربی 16 لائینوں پر مشتمل تھی اس نسخہ کی سب سے خوبصورت بات یہ تھی کہ عربی کے تمام اعراب، زبر، زیر اور پیش اور حرکات بہت دلفریب تھے لیکن بدقسمتی سے وہ کافی نہیں تھی۔ (Pahanini's edition) میں دو اہم مسئلے یہ تھے کہ اسکے(Text) میں انگریزی الفاظ کی ملاوٹ تھی، جیسے(Surah Fatihah)۔ دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ اشاعت نگراں نے کافی جگہوں پر اعراب کا صحیح استعمال نہیں کیا سوائے عربی زبان کے۔ اسی وجہ سے اس نسخہ کے الفاظ کو پڑھنا اور اس کی ادائیگی کرنا ناممکن تھا۔[8]

2: ثم طبع توما ارپنیوس ''سورۃ یوسف'' بنصھا العربی، مع ثلاث ترجمات لاتینیۃ و شروح۔ لیدن مطبعۃ ارپنیوس، ١٦١٧ء۔[9]

ترجمہ: 1617 میں تھام ارپنیوس نے سورۃ یوسف کو عربی متن اور لاطینی زبان کے تین ترجموں اور شروحات کے ساتھ مطبع ارپنیوس سے شائع کیا تھامس ارپنیوس(Thomas Erpenius) (1548-1624) ہالینڈ کا ایک مستشرق تھا۔ 11 ستمبر 1584ء کو گورکم میں پیدا ہوا۔ لیڈن یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور کتابوں اور مخطوطات کی طلب میں انگلینڈ، فرانس، جرمنی اور اٹلی کا سفر کیا۔ سفر کے بعد لیڈن واپس آیا اور 1613 میں لیڈن یونیورسٹی میں عربی کا سب سے پہلا استاذ مقرر ہوا۔ پھر اس نے ایک مطبع کی بنیاد رکھی اور یہ مطبع ''دار بریل'' کے نام سے معروف ہے۔ اسی کو ہالینڈ میں استشراق کی بنیاد رکھنے والا شمار کیا جاتا ہے۔ ارپنیوس نے کئی کتابیں لکھیں۔[10]

3: وطبع یوھان زیشندروف فی رسالتین، بدون تاریخ، طبعتا فی (Cygnea)السورتین 101و103فی

الاولى، والسورتين ٦١ و٧٨ في الثانية ،بحروف عربية منحوتة في الخشب۔

ترجمہ: یوہان زیشندروف نے دو رسالے بغیر تاریخ کے (Cygnea) میں طبع کیے پہلے رسالہ میں سورۃ نمبر 101 ، 103 اور دوسرے میں سورۃ نمبر 61، 78 طبع کیے یہ دونوں رسالے عربی حروف کے ساتھ تھے جو ایک لکڑی پر تراشے ہوئے تھے۔

4: وطبع في امستردام ١٦٤٦ كرسيتانوس رافيوس من برلين السور الثلاث عشرة الأولى من القرآن بحروف لاتينية، وفي مقابلها ترجمة لاتينية ۔ واستعمل رافيوس طريقة خاصة في رسم الحروف العربية بالحروف اللاتينية۔

ترجمہ: 1646ء میں کرسیتانوس راویوس نے برلن میں قرآن کریم کی پہلی دس سورتوں میں سے تین سورتیں طبع کی لیکن اس میں عربی حروف کی جگہ لاطینی حروف استعمال کیے اور اس کا ترجمہ بھی لاطینی میں کیا، اور یہ طباعت ایمسٹرڈیم میں ہوئی۔ راویوس نے کہ عربی حروف کہ جگہ لاطینی حروف کا یہ خاص طریقہ استعمال کیا۔

5: وقام يوهانس جورج نسليوس بطبع السورة الرابعة عشرة والخامسة عشرة بالنص العربي والحروف العربية، مع ثلاث ترجمات لاتينية ،وذلك في ليدن ١٦٥٥ في مطبعة يو۔ الزفيرهي التي اشترت مطبعة ارپنيوس بحروفها العربية۔

ترجمہ: 1655ء میں یوہانس جارج نسلیوس (Nisselius) نے لیڈن میں سورۃ نمبر 14 اور 15 کو عربی میں عربی حروف مع لاطینی ترجموں کے ساتھ مطبع جوالزفیر (Jo.Elsevier) سے طبع ہوا۔ یہ وہی مطبع ہے جو بعد میں مطبع ارپنیوس کے نام سے مشہور ہوا۔

6: وطبع ماتياس فردريك بكيوس السورتين ٣٠، و٨٨ اعتمادا على اربعة مخطوطات عربية ،مع ترجمة لاتينية وتعليقات۔ وذلك في اوجسبرج(Augustae Vindelicorum)١٦٨٨، والنص بحروف عربية۔

ترجمہ: 1688 میں ماتیاس فرڈریک بکیوس (Beckius) نے چار عربی مخطوطات پر اعتماد کرتے ہوئے سورۃ نمبر 30 اور 88 کو عربی میں عربی رسم الخط اور لاطینی ترجمہ اور تعلیقات کے ساتھ مطبع (Augustae Vindelicorum) سے طبع کیا۔

7: أما اول طبعة للنص الاكامل للقرآن وبحروف عربية ،وانتشرت ولا يزال توجد منها نسخ في بعض مكتبات أوروبا ،فهي تلك التي قام بها أبراهام هنكلمان (Abraham Hinckelman)(١٦٥٢۔١٦٩٥)في مدينة هامبورج بألمانية، في مطبعة Schultzio-Schilleriana ،في سنة ١٦٩٤ وتقع في ٥٦٠ صفحة وعنوانها اللتيني هو:

ترجمہ: 1694 میں قرآن کریم کا مکمل نسخہ عربی رسم الخط میں ابراھام ہنکلمان (Abraham Hinckelman) نے جرمنی کے شہر ہیمبرگ میں طبع کیا یہ وہی نسخہ ہے جو آجکل یورپ کے بعض مکاتیب میں پایا جاتا ہے اسی نسخہ کے صفحہ 560 پر یہ عنوان درج ہے:

(Al.Coranus seu lex Islamitia Muhammedis,filii Abdallae pseudo prophatae

Codicum fidem edtia ex musco Abraham Hinkelmanni,D.Hamburgi,ex officina Schultzio-Schilleriana,anno 1694.4 pagg.560)[11]-

ابراھام ہنکلمان 2 مئی 1652 کو ڈالبن Dabeln جو کہ Electorate of Saxony کا ایک قصبہ ہے اور (Electorate of Saxony) جرمنی کی ایک ریاست ہے، میں پیدا ہوا اور وفات 11 فروری 1695 کو ہوئی۔ یہ جرمنی کا ایک پروٹسٹن مسیحی اور اسلام شناس تھا۔ اور اس نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔[12]

ہنکلمان کے نسخے کہ مزید وضاحت کرتے ہوئے Mykhaylo Yakubovych بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم کا مکمل نسخہ 1694 میں ہیمبرگ میں طبع ہوا، مطلب جبکہ کچھ سورتوں کی طباعت الگ سے ہو چکی تھی۔ جیسے سورۃ یوسف 1617 میں Leiden میں (leading Dutch Orientalist Thomas Erpenius) نے شائع کی۔ ہیمبرگ ایڈیشن جرمنی کے مستشرق ابراہم ہنکلمان نے تیار کیا۔ ایک وقت میں اس کی توجہ ان دونوں پر تھی اس نے قرآن کریم کی اصل عربی کو جھوٹا اور غلط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ہنکلمان نے کئی بار دلچسپی سے قرآن کی مخطوطات کو استعمال کیا۔ یہ طباعت ایک لمبے تعارف پر مشتمل تھا اور اس میں عربی زبان سے لاطینی زبان تک خبر رسانی کی گئی۔ جدید چھپائی اور وینس خبر رساں کی وجہ سے یہ نسخہ بہت زیادہ ترقی یافتہ ہو گیا۔ کاغذ اور دوات دونوں کی وجہ سے اس نسخہ کو پڑھنے میں آسانی ہو گئی۔ اس پوری اشاعت کا عنوان:

(Al-Coranus,lex Islamitica Muhammedis Filii Abdallae) اس کا عربی ٹائٹل: بسم اللہ الرحمن الرحیم القرآن وھو شرائع الاسلامیہ محمد بن عبد اللہ تھا۔ 563 صفحات پر مشتمل یہ عربی عبارات پچھلے اور اگلے صفحات پر سورتوں، مقام وحی اور ملک کے نام کے ساتھ چھاپا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ صفحوں کے اوپر لاطینی زبان میں عنوانات تھے۔ زیادہ تر آیتیں بہت اچھے طریقے سے پرنٹ ہوئی تھیں۔ الفاظوں کو تجوید کی علامات جیسے مدہ وغیرہ کے ساتھ واضح طور پر لکھا گیا تھا۔ بہر حال مکمل تجوید شامل نہ تھی اور رسم الخط بھی کچھ الگ ہی تھا جو مغرب کے پہلے ایڈیشن سے مختلف تھا۔ اگرچہ یہ جو رسم الخط تھا بہت اعلی اور غلطی سے پاک تھا لیکن پھر بھی اس میں لکھائی کی غلطیاں تھی۔ جیسے سورت بقرہ کی تیسری آیت من قبلک میں نون کے ساتھ لکھا ہوا ہے جبکہ یہ با کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ اس نسخہ میں غلطیوں کی ایک فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔

ہنکلمان کا یہ نسخہ کافی مشہور ہوا اور لائبریری میں ایک بہت بڑی تعداد اس کے نسخوں کی جمع کی گئی اور اس کو بڑے پیمانے پر تقسیم بھی کیا گیا۔ اور اٹھارویں صدی کے مستشرقین نے اس کے نسخہ کو بہت استعمال کیا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں جس سے یہ بات ثابت ہو کہ یہ نسخہ مسلمانوں نے بھی استعمال کیا یا نہیں۔[13]

:8 واجودمنھا،وھی الیتی حظیت بالشھرۃ والذیوع،طبعۃ کاملۃ للقرآن،قام بھا لودوفکو مرّتشی (Ludovico Marracci،الراھب المنتسب الی ''جمعیۃ رھبان امّ اللہ''وکان للبابا انوسنت الحادی عشر۔

وتم الطبع مدینة پتافیاBatavia١٦٩٨في مطبعة السمینارییں۔وهذا هو عنوانها اللاتینی الکامل۔

ترجمہ: (1698میں قرآن کریم کا ایک مکمل نسخہ اٹلی کے شہر (Padovo) میں لوڈووِ مرتشی Ludovico Marracciنے طبع کیا۔لوڈووِ ایک راہب تھا جو Arabic in the college of women کا پروفیسر تھا یہ نسخہ مطبع سمینارییں نے شائع کیا تھا اور اس پر لاطینی میں یہ عنوان تھا:

Alcorani textus universus ex correctioribus Arabum exemplaribus summa fide,atque pulcherrimis characteribus traslate descriputs,eademque fide,acpari diligentia ex arabico idionate in latinum ,oppositis unicuque capiti notis,atque refutatione:His omnibus praemissus est prodromus totum priorem tomum implens,in quo contenta indicantur pagina sequenti-auctore Ludovico Marraccio e Congregation clericoum regularium matris Dei,Innocentii XI.Gloriosissimae memoriae olim confessario,Patavii 1698,ex typograhiae seminarii.[14]

لوئس یالوڈووِ مرتشی(1612-1700) اس کا صحیح تلفظ لوئس ہے۔یہ ایک اطالوی مستشرق تھا۔لوکا میں 1612ء میں پیدائش ہے۔Clerks regular of the Mother of God of Luccaکا ممبر بنا اور مشرقی زبان میں کافی مہارت حاصل کی خاص طور پر عربی زبان میں۔بعد میں یہ پوپ انوسنٹ کا معترف بھی بنا اور پوپ نے اس کو College of wisdom میں عربی کا پروفیسر مقرر کیا۔88 برس کی عمر میں 1700ء میں اس کی وفات ہوئی[15]۔اس نسخہ کے بارے میں Mykhaylo Yakubovychاپنی تحقیق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مغرب میں قرآن کریم کا تیسرا مکمل ایڈیشن،ہنکلمان کے نسخہ کے چار سال بعد ظاہر ہوا جس کو اٹلی کے ایک مستشرق لوڈووِ مرتشی (Ludovico Marracci)نے1700پوڈاوا(اٹلی) میں شائع کیا۔جو ایک زاہد(عابد)، تعلیم یافتہ تھا اور عربی میں مہارت رکھتا تھا۔پوپ نے اس کوCollege of wisdomمیں عربی کا پروفیسر مقرر کیا تھا۔اس کی اس زبان کی قابلیت کی وجہ سے بعد میں اس کو اعلیٰ عہدے پر فائز کر دیا گیا۔مرتشی کا یہ ایڈیشن مختلف لائبریروں میں (Al.Corani textus universus)کے نام سے محفوظ کر لیا گیا ہے اور اس کی دو جلدیں شائع ہوئیں۔اس میں دو قسم لکھائی استعمال ہوئی۔ایک خالص عربی اور دوسرا یونانی ترجمہ میں۔اس ایڈیشن میں ہر نوٹ کے ساتھ حضور ﷺ کی مختصر سیرت اور اسلامی عقائد کی تردیدات کو شامل کیا گیا۔مرتشینے تردید کی صورت میں قرآن کریم اور مسیحی فلسفہ کا موازنہ کیا تاہم اس نے اسلامی تفاسیر کو اہم قرار دیا۔اس کی وضاحت میں اس نے بیضاوی اور زمخشری جو مشہور سلطنت عثمانی کے مفسرین ہیں ان کو ترجیح دی۔اور اس نے کچھ اشارے ابواسحاق طہلابی کی کتاب سے دیا۔مرتشی کے نسخہ کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ اس نے قرآن کریم کی تمام آیتوں کے شروع میں نمبر ڈالے۔آیتوں کو خاص اشارہ نما علامت سے الگ کیا جو آیت کے آخر میں پرنٹ تھے۔اس اشاعت میں عربی الفاظ استعمال کیا۔ جیسا کہ ہنکلمان کی اشاعت میں تھا۔مزید براں مرتشی قرآن کے اجزاء سے بھی واقف تھا لہذا اس نے اپنے اس ایڈیشن میں مارجن

(Margin)کیلئے بھی جگہ رکھی۔ مغرب میں یہ پہلی مرتبہ اجزاء کی صورت میں قرآن کریم ظاہر ہوا۔ باوجودیہ کہ مرتّبین کی بہترین جدوجہد تھی لیکن پھر بھی یہ لکھائی کی غلطی سے خالی نہ تھا۔ بہر حال کچھ جگہوں پر عربی الفاظ ایک دوسرے میں الجھے ہوئے تھے، جیسے ت،ق کے ساتھ (سورۃالملک کی آیت نمبر1)تبارك الذی میں ت کی جگہ ق استعمال کیا کیا گیااور سورۃالبقرۃ آیت 71 میں تطھر شین کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ اسی طرح اور بھی کچھ الفاظوں کو مختصر کیا گیا جیسے الفاظوں کے درمیان فاصلہ دیا گیااور غلط الفاظ واضح نہیں کیے گئے جس کی وجہ سے پڑھائی میں کافی پیچیدگیاں ہوئیں۔اس اشاعت نے لاطینی ترجمہ کی وجہ سے کافی شہرت پائی اور یورپی مستشرقین نے اس سے کافی استفادہ کیا۔اور یہ ترجمہ دوسری تشریحات کے لئے بھی بہت اہم تھا۔[16]

:9　وفی برلین ١٧٠١ نشرت مختارات من القرآن بالعربیة والفارسیة والترکیة واللاتینیة قام بنشرھا أندریا أکولوتوسAndriaAcroliths، اللاھوتی واستاذ اللغات الشرقیة فی براتسلاقا۔وتقع فی ٥٧ ص من قطع الورقة۔ وعنوانه باللاتینی۔

ترجمہ:　1701ءمیں برلن میں قرآن کریم کے کچھ مختارات عربی، ترکی، فارسی اور لاطینی زبانوں میں نشر کیے گئے اور ان کو انڈریا اکولوتھس نے نشر کیا۔یہ براتسلاقا میں علم لاھوت کا ماہر اور لغات شرقیہ کا استاذ تھا۔اس نسخہ پر یہ عنوان درج تھا:

Alcoranica,sive specimen Alcorani quadrilinguis,Arabici,Persici,Turcici,Latini.

:10　طبعة کاملة للقرآن فی نصه العربی ،تمت فی بطرسبرج ١٧٨٧،فی ٤٧٧ ص بعنوان ۔

ترجمہ:　1787ءمیں قرآن کریم کا عربی میں ایک مکمل نسخہ بطرسبرج میں طبع ہوااس کے صفحہ 477پر یہ عنوان تھا:

(Koran,Arabice.Petropoli,1787)

:11　وطبع النص العربی الکامل للقرآن مرتین فی قازان فی سنة ١٨٠٣۔وقد اشرف علی ھذہ الطبعة (احقر عباد الله ،عبد العزیز توقطمش بن علی)

ترجمہ:　1803ءمیں احقر عباداللہ عبدالعزیز توقطمش بن علی نے قازان میں دومرتبہ قرآن کریم عربی رسم الخط میں طبع کیا۔

:12　لکن یفوق تلك الطبعات جمیعها ،کم استصبح عمدة الطبعات الأوروبیة والمرجع للباحثین جمیعا فی أوروبا، الطبعة التی قام بها جوستاف فلوجل فی ١٨٣٤ فی لیپتسك،عند الناشر کارل تاوخنتس الشهیر وهاك عنوانها اللاتینی۔

ترجمہ:　1834ءمیں گوسٹوفلوجل نے ایک نہایت عمدہ نسخہ شائع کیا جس میں پچھلے تمام نسخوں کا خلاصہ کیا،اور خالص عربی رسم الخط کو مغرب میں پیش کرنے کا یہ نہایت ایک اہم اقدام تھااور اس پر لاطینی میں یہ عنوان درج تھا:

Corani textus arabicus ad fidem librorum manuscriptorum et impressorum et ad

praecipuorum interpretum lectiones et auctritatem recensuit indicesque et suratarum addidit Gustavus Fluegel Philosophiae doctor et Artium liberalim magister,Afranei Professor,Societaties Asiaticae Parisiensis sodails,Societatits Sorabice Lipsiensismembrum honorarium .Lipsiae typis et sumptibus Caroli.Tauchnaitii.MDCCCIV.IIn-4VIII et texte arabe (4) et 241.

ترجمہ: القرآن: خالص عربی میں مخطوطات اور مطبوعات اور سب سے افضل مفسرین اور مؤلفین کی قرات کے اعتبار سے ،اس کو گوسٹو فلوجل نے طبع کیاجو فلسفہ میں ڈاکٹر ہیں اور فنون میں ماسٹر اور پروفیسر ہیں اورآپ جمعیۃ الاسیویہ پیرس اور جمعیۃ لیپزک(Leipzig) کے ایک اہم ممبر ہیں۔

اس مطبوعہ کی اہم خصوصیات:

عربی طرز پر پہلے صفحے کو خالی چھوڑا،دوسرے صفحے پر عربی میں عنوان ہے، تیسرا صفحہ صاف ہے چوتھے صفحہ پر صرف سورۃ الفاتحہ ہے،ان صفحات پر کوئی نمبر نہیں ہے نمبرات کی ابتدا سورۃ بقرۃ سے کی ہے۔اس نسخہ کی مشرق میں متعدد بار طباعت ہوچکی ہے۔ اس کی دوسری طباعت تصحیح کے ساتھ 1841ء میں ہوئی۔تیسری طباعت 1858ء میں ،چوتھی طباعت 1870ء میں پانچویں 1881ء میں اور چھٹی طباعت 1893ء میں ہوئی۔فلوجل کی اس طباعت کو جوزف موریس ردزلوبG.M Red slobنے چوری کرلیا تھالہذااس نے دوبارہ اس کی طباعت کی استریوتیپ کی طباعت کی طرز پراوراس پر یہ عنوان درج کیا:

Coran Arabice,Recensionis Flugelianae textum recognitum iterum exprimi curavit Gustavus Mauritius Redslob,Phil.Dr et in univ.Literatia Lips .Prof.Pupl. extroaord Editio setreotypa.Lipsiae Typis et sumptu Caroli Tauchnitii:1837 Gr.in-8.538

فلوجل نے اس بدشکل چوری پر کافی احتجاج کیا جس کے بارے میں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون(صIX-X)کے مقدمہ میں ذکر کیاہے یہ چوری دنیا کی عجیب چوریوں میں سے تھی اس لئے کہ چور کوئی اور نہیں فلسفہ کاایک ڈاکٹر، جامعہ لیپتسک کااستاذ تھا۔[17]

گوسٹو فلوجل ایک جرمن مستشرق ہے۔18فروری1802ءکو باوتس (Bautzen) کے علاقہ میں پیداہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے ہی شہر میں سیبلیس (Siebel's)کی نگرانی میں حاصل کی۔1821ء میں لیپستک کی جامعہ میں داخلہ لیااور علم لاھوت اور فلسفہ میں تخصص کیااور روزنملر(Rosenumuller)، ونر (Wiener)اور ونزرWinzerسے مشرقی زبانیں سیکھی1827ءسے1830ءتک فارسی، عربی،اور مشرقی زبانیں سیکھیں اوراس کے بعد مخطوطات پر کام کیا1831ء میں کلیہ مایسن میں استاذ مقرر ہوئے۔اس کے بعد بیمار ہوئے اور1870ء میں ڈرسڈن میں انتقال ہوا۔کہتے ہیں کہ ان کا علمی کام بہت عمدہ ہے اس میں کوئی اور مستشرق ان کی ٹکر کانہیں۔انہوں نے کئی کتب نشر کی جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں:

1: عربی،فارسی،ترکی،سریانی اور حبشی زبانوں کے مخطوطات کی فہرس مرتب کی جو مکتبہ القصر والدولہ میں موجود ہے۔

2:حياة السيوطى ومؤلفاته-3: المنتقيات الجديدة لمخطوطات شرقية فى مكتبة باريس-4: المنتقيات الجديدة لمخطوطات شرقية فى المكتبة الامبراطورية فى فيينا-5:تاريخ العرب فى ثلاث مجلدات:درسدرن وليپتسك-6:طبعه للنص العربي للقرآن-7:فهرس القرآن-8:"بحث فى المترجمين العرب للكتب اليونانية"مايسن-9:"التعريفات"کونص عربی کے ساتھ اور" کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون" کو سات جلدوں میں نشر کیا۔[18]

مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم:

مستشرقین نے صرف طباعت پر ہی اکتفاء نہیں کی بلکہ اس سے آگے انہوں نے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے بھی کیے۔ ترجمہ سے ان کی اغراض کیا تھی اس بارے میں فرماتے ہیں:

سب سے پہلے مستشرقین نے عربی زبان سیکھی اور یہ سب سے اہم بات تھی جو ان کے درمیان حائل تھی کہ ان کو عربی نہیں آتی تھی۔ لہذا انہوں نے اس کے لئے اپنا وقت مختص کیا اور محنت شروع کی اس محنت میں ان کا سب سے اہم ہدف قرآن کریم تھا۔ قرآن کریم کا ترجمہ کرنے میں نہ تو ان کا مقصد قرآن کو سمجھنے کا تھا اور نہ ہی اس سے استفادہ تھا بلکہ صرف مناظرہ کرنا اور احتجاج کرنا، اس بات کو ڈاکٹر محمد البہی نے اس طرح بیان کیا ہے" استشراق کا منہج اور ان کی افکار کا خلاصہ یہ تھا کہ وہ اسلامی قوائد کی اصل کو ختم کر کے اس کا انکار کردیں جو ماضی میں اس امت کی ثقافت اور روحانیت تھی اس پر تنقیدات اور اس کا استخفاف کیا جائے۔[19]

1:لاطینی زبان میں ترجمہ:

أول واقدم ترجمة كاملة للقرآن هى تلك التى دعااليهاورعاهابطرس المحترم(Pierre le Venerable) رئيس دير كلونى (راجع تحت اسمه)، وتولاها بطرس الطليطلى وهرم الدلماشى وروبرت كينت، بمعونة عربي مسلم يدعى "محمد" (ولا يعرف له لقب ولا كنية ولا اى اسم آخر)، وراجع الترجمة اللاتينية پيير دى پواتييه Pierre de Poitiers-وتمت هذه الترجمة فى ۱۱۴۳- وطبعت فى بازل(سويسرة) ۱۵۴۳ بالعنوان التالى:

ترجمہ: لاطینی زبان کا سب سے پہلا اور قدیم ترجمہ وہ جس کی طرف پطرس محترم نے بلایا۔ اس ترجمہ کی ذمہ داری پطرس الطلیطلی اور ہرمن الدلامشی اور روبرٹ کینٹ نے ایک عربی مسلمان کی معاونت کے ساتھ لی تھی جس کا نام محمد تھا۔ لاطینی ترجمہ کی پروف ریڈینگ پیی ڈی پواتییہ Pierre de Poitiers نے کی اور یہ ترجمہ 1143 میں مکمل ہوا اور 1543ء میں بازل شہر میں طبع ہوا[20]۔ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے عبدالرحمن بدوی لکھتے ہیں کہ اس پر یہ عنوان بھی درج تھا:

Machumeties,Saracenorum Principis,ejusque successorum vitae,ac doctrina ,ipseque acloran...quae annos CCCC,vir..clarissimus,D.petrus Abbas Cluniaacensis...ex Arabica lingua in Latinam trnasferri curavit-Haee omnia in umun volumen redecta sunt,opera et studio Theodori Bibliandri,Ecclesiae Tigurinae

ministri,qui collatis etiam exemplaribus latini et Arabi.Alcorani teztum emendavit.Basilea,1543,infol.

اس ترجمہ کی دوسری طباعت 1550ء میں بازل شہر میں ہوئی۔اس کی ذمہ داری تھیوڈر ببلانڈر (Theodor Bibliander)نے لی تھی اور یہ لاھوتی تھا زیورخ (سوییسرہ)کا باشندہ تھا۔ پہلی جلد میں ترجمہ صفحہ 8 سے 188 تک ہے۔ پبلشر نے بلانڈر سے مدد حاصل کی تھی اس ترجمہ کے دو مخطوطات کیساتھ، لیکن اس نے ان دونوں کی جگہ کی طرف اشارہ نہیں کیا اور اسی وجہ سے اس کی مدت کا جاننا مشکل ہے پھر انہوں نے گمان کیا کہ عنوان کے صفحہ میں انہوں نے لاطینی ترجمہ کو اصل عربی قرآن کو سامنے رکھ کر پروف ریڈ نگ کی اور حواشی کا اضافہ کیا۔ لیکن ایسی کوئی دلیل نہیں جو اس پروف ریڈ ینگ کا ذکر کرے۔ جیسے ان کے عربی زبان جاننے کے بارے میں شک کیا جاتا ہے اس طور پر کہ ہمیں کوئی ایسی دلیل نہیں ملی جو یہ بتائے کہ وہ عربی زبان سے واقفیت رکھتے تھے۔ مگر حامش کے چند حاشیوں میں اس کا ذکر ملتا ہے(مثلاص188،187،185) اور اس لاطینی ترجمہ کیساتھ سورۃ فاتحہ کا ایک لاطینی زبان میں ترجمہ شائع کیا گیا جو موجودہ لاطینی ترجمہ سے زیادہ اچھا تھا لیکن اس کے مترجم کا کہیں ذکر نہیں۔ ولیم پوسٹل Postal نے اس ترجمہ سے متعلق ایک تقریب منعقد کی تھی اور طباعت کے دوران دو لاتینی مخطوطوں کے بارے میں اطلاع دی تھی۔[21]

اس کے علاوہ لاطینی زبان کا ایک اور ترجمہ 1698ء میں ماروس نے کیا۔[22]

2: اٹالین زبان میں ترجمہ:

The oldest complete translation into a European vernacular, namely theItalian, is in the Qur'an edition issued by the Venetian publisher Andrea Arrivabene in 1547.Although the title asserts that the Qur'an was newly translated from the Arabic, thetranslation actually based exclusively on the 1543 Latin Qur'an by Theodor Biblinder,as noted by the two great Leiden philologists, Justus joseph Scaliger and Thomas Erpenius (1584.1624).[23]

ترجمہ: قرآن کریم کا سب سے قدیم مکمل ترجمہ یورپ کی رائج الوقت زبان یعنی اٹالین زبان میں وینس پبلشر اینڈری اریوابنی نے 1547ء میں کیا۔اور اس کے عنوان سے پتا چلتا ہے کہ یہ ترجمہ عربی زبان سے کیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ترجمہ تھیوڈر ببلانڈر کے لاطینی ترجمہ کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔اور اس بات کی تصدیق دو عظیم ماہر لغات جسٹس جوزف اسکیلیگر اور تھامس ارپنیوس نے بھی کی کہ یہ ترجمہ عربی زبان کو سامنے رکھ کر نہیں ہوا۔

اس کے علاوہ اٹالین زبان میں مندرجہ ذیل ترجمے ہوئے:

1: ترجمہ گلزہ 1847ء۔ 2: ترجمہ تبریری 1882ء یہ ترجمہ تین مرتبہ شائع ہوا۔

3: ترجمہ دیولانٹی 1912ء۔ 4: ترجمہ برانسی 1913ء۔

5: ترجمہ فراقاسی 1914ء۔ 6: ترجمہ فرجو 1928ء۔ 7: ترجمہ بونکی 1929ء۔[24]

3: جرمن زبان کا سب سے پہلا ترجمہ:

وعن هذه الترجمة الايطالية تمت الترجمة الالمانية التى قام به اسالومون اشوجر (Salomon Schwigger)فى ١٦١٦ تحت عنوان:

ترجمہ: 1616ء میں سالمون شویگر(Salomon Schwigger)نے اٹالین زبان سے جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا اس پر یہ عنوان درج تھا:

Alcoranus Mohometicus,das its Der Turken Alcoran ...erstlich aus der arabischen in die Italienische,jetzt aber in die Teutsche Sprache gebracht durch Herrn Salomon Schweigger,Nurnberg,1616.

اس ترجمہ کی دوسری طباعت 1623ء میں نورنبرج میں ہوئی۔[25]

جرمن زبان میں اور بھی تراجم ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1: ترجمہ ڈیوڈ نارٹر 1703ء 2: ترجمہ مگرلین 1772ء

3: ترجمہ بولیس 1773ء۔اس کو 1828ء میں دول نے بعد تنقیح وتہذیب دوبارہ شائع کیا۔

4: ترجمہ المان۔1840ء۔آٹھ مرتبہ شائع ہوا۔ 5: ترجمہ ہٹینگ 1901ء 6: ترجمہ گری گول 1901ء

7: ترجمہ روگرٹ 1880ء۔ 8: ترجمہ گرم 1923ء 9: ترجمہ گولڈ اسمتھ 1916ء ،یہ دومرتبہ شائع ہوا۔

10: ترجمہ لنگی 1688ء 11: ترجمہ آرنلڈ 1746ء 12: ترجمہ گلامروٹ 1910ء۔[26]

4: ڈچ زبان میں ترجمہ:

وعن هذه الترجمة الامانية تمت ترجمة القرآن الى اللغة الهولندية ١٦٤١، وقد ظهرت بالعنوان التالى:

ترجمہ: 1641ء میں جرمن زبان سے ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا گیا۔اور یہ اس عنوان کے ساتھ ظاہر ہوا:

De Arabische Alkoran--Uty de Arabische Sparaeke, nu Hooghduytsch gertanslateertdoor Salamon Swigger-Ende Wederom uyt Hooghduytsch in Nederland. sche Spraeke ghestelet.Geruckt voor Barent Adriae n s I.Berenstma,Boek-ver Kooper to Hamburgh. 1641, L.pagg.162.

اشنورر نے اس کی پروف ریڈنگ کی اور کہا کہ اس عنوان میں دو غلطیاں ہیں۔پہلی غلطی یہ ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ یہ ترجمہ عربی سے جرمن زبان میں ہوا ہے اور دوسری یہ کہ یہ ہیمبرگ میں طبع ہوا ہے۔[27]

ڈچ زبان کے دیگر تراجم:

1: ترجمہ گلاسمیز 1658ء۔یہ ترجمہ دوبار شائع ہوا۔ 2: ترجمہ زولینس 1859ء

3: ترجمہ میزع1860ء۔ یہ چار مرتبہ شائع ہوا۔ 4: ترجمہ احمدیہ کا ترجمہ ہالینڈ کی زبان میں کیا گیا۔[28]

5: فرانسیسی زبان میں ترجمہ:

اول ترجمة للقرآن الی الفرنسیة ،ھی التی قام بھا دی ریير Du Ryer ۱۶۴۷با لعنوان التالی:

ترجمہ: فرانسیسی زبان میں سب سے پہلا ترجمہ ڈی ریئر (Du Ryer) نے 1647ء میں کیا، اس پر یہ عنوان درج تھا:

L'alcoran de Mahomet.Translate d'Arabe en Francais,per le Sieur De Ryer, Sieur de la Grande Malezair; a Paris chez Antonie de Sommaville. 1647, in-4.p.p.648

ڈی ریئر کے اس ترجمہ میں کئی مواقع پر پوشیدگیاں ہیں، اور نہ اس میں کو تعلیقات کا اضافہ کیا اور نہ ہی ان پوشیدگیوں کو ختم کرنے کے لئے کوئی تشریح کی۔ 1649ء میں ہالینڈ میں اس کی دوبارہ طباعت ہوئی اور اس طباعت میں انکو کافی کامیابی حاصل ہوئی اس بات کی دلیل یہ ہے کہ ترجمہ کو سامنے رکھ کر متعدد ترجمے کیے گئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

الف: انگریزی زبان میں ترجمہ :

The Alcoran of Mohamet,translated out of Arabic into French...and newly Endilshed for the satisfaction of all that desire to look into the Turkish vanities. London, 1688, in8.

ب: ہالینڈی زبان میں ترجمہ:

Mahomets Alcoran door du Ryer uuit d'Arabische in de Fransche en door J.H Glaze maker in de Nederlantsche Taal vertaalt.Rotterdam,1698.in-8

ج: ترجمہ جرمن زبان میں:

ہالینڈی زبان سے جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا اور اس پر یہ عنوان درج تھا۔

Vollsandiges Turkisches Gesetz buch...Aus der Arabischen in die Franzosische Sprache ubergestzt durch Herrn Du Ryer,aus dieser aber in die Niederlandische durch H.J.Glasemacker: und jetzo zum allererstenmahl in die Hochteusche Sprache versetzt durch Johann Lange,Medicinae Condidatum.Hamburg.in-fol.

اما ثانی ترجمة فرنسیة فتمت بعد ذلك بمقدار ۱۳۶ سنة ،اذ ظھرت فی باریس ۱۷۸۳۔ وقام بھا ساواری ،وعنوانھا ھو:

ترجمہ: فرانسیسی زبان میں دوسرا ترجمہ ساواری (Savory) نے 136سال بعد پیرس میں کیا جو 1783ء میں کیا ظاہر ہوا۔ اور اس پر یہ عنوان درج تھا:

Le Coran,traduit de I'Arabe,accompagne de notes ,et precede d'un abrege de la vie de Mahomet,tire des ecrivains orientaux les plus estimes.Par M.Savary.T.I et II,a Paris 1783 in-8.[29]

اس کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ کچھ تعلیقات کے ساتھ یہ ترجمہ قدیم وجدید تراجم کو ملا کر بنایا گیا ہے اور اس کو لوڈووِمراتشی

کے تعلیقات سے بھی سیراب کیاہے۔1947ءء میں بلاشیر نے اس کو ترتیب نزولی کے زمانے کے اعتبار سے اس کے تین اجزاء مرتب کیے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ کے اس ترتیب سے اعراض کیااور دس سال کے بعد دوبارہ اس کو طبع کیا راحسن کی ترتیب پر۔اور یہ ہی طباعت کافی وسیع پیمانے پر پھیلی۔[30]

مترجم اینڈری ڈی ریر (Andre Du Ryer) یہ ایک فرانسی مستشرق ہے۔1580ء میں مارسجنی (Marcigny) میں پیدائش ہے اور 1660ء میں وفات ہے۔ مصر میں فرانس کا سفیر تھااور یہ عربی اور ترکی زبان پر مہارت رکھتا تھا۔اس کی مندرجہ ذیل تصانیف ہیں۔

مبادی نحو اللغۃ الترکیہ۔لاطینی زبان میں پیرس میں 1630ء میں لکھی اور 1633ء میں یہ کتاب طبع ہوئی۔ شیخ سعدی کی کتاب گلستان کا ترجمہ کیا۔فرانسسی زبان میں :قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ ترکی اور لاطینی زبان میں ایک معجم بھی لکھی۔[31]

فرانسیسی زبان کے دیگر تراجم:

ترجمہ دیرویر 1647ء میں پیرس میں چار مرتبہ شائع ہوا۔لاہی میں چار مرتبہ شائع ہوا امسٹرڈم میں تین مرتبہ شائع ہوا۔ پھر اس کو انگریزی میں مسٹر روس نے اور ہالینڈ کی زبان میں گلاسیا کو نے 1658ء میں منتقل کیا۔ہالینڈ کی زبان سے جرمنی میں کالانکی نے منتقل کیا۔ پھر اس ترجمہ کا ترجمہ 1716ء میں روسی زبان میں ڈنمبیریوس کاٹیز نے کیا۔1790ء میں روسی زبان میں فرنکین نے بھی کیا۔

2: ترجمہ سیوری 1783ء،آٹھ مرتبی،ایک مرتبہ مسٹرڈم میں اس کا ترجمہ 1883ء میں اطالوی زبان میں ہوااور 1913ء میں قستلانی زبان میں ہوا۔ 1911ء میں ارمنی زبان میں ہوا۔

3: ترجمہ کشمیر سکی 1854ء یہ بائیس مرتبہ شائع ہوا۔اس کا ترجمہ 1844ء میں قستلانی زبان میں اور گلزہ نے اطالوی میں 1844ء۔ پھر دوبارہ اطالوی میں اس کا ترجمہ 1913ء میں ہوا۔ نیکولف نے 1864ء میں اس کو روسی میں منتقل کیا۔ کونٹش نے 1911ء میں ارمنی میں منتقل کیا۔

4: ترجمہ ایڈورڈ مونبر 1929ء اس کا ترجمہ اطالوی میں ہوا۔

5: مزدروس 1926ء 6: ترجمہ لامیس 1931ء 7: ترجمہ فاطمہ زاہدہ 1861ء۔[32]

5:انگریزی میں قرآن کریم کا ترجمہ:

واقدم ترجمۃ انجزیلیۃ للقرآن عن العربیۃ مباشرۃ ھی تلك التی قام بھا جورج سیل ،وظھرت فی لندن ۱۷۳۴،وحظیت بانتشار واسع منذ ظھورھا حتی الیوم اذ اعید طبعھا باستمرار۔وعنوانھا بالانجزیلیۃ :

ترجمہ :1734ء میں جارج سیل نے لندن میں قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ خالص عربی زبان سے منتقل

کیا گیا اور بہت عام ہوا اور آج تک اس کی کئی طباعت ہو چکی ہیں۔اس پر انگریزی زبان میں یہ عنوان درج تھا:

The Koran, Commonly called the Alcoran of Mohammed: Translated into English immediately from the original Arabic with explanatorynotes, taken from the most approved commentators to which is prefixed a preliminary discourse: by George Sale Gent.London, 1734 in-4, p.187-508

اس کی دوسری طباعت لندن میں 1764ء میں دو جلدوں میں ہوئی۔اور اسی ترجمہ کو سامنے رکھ کر تیوڈور آرنلڈ نے اس کو جرمن زبان میں منتقل کیا۔اس پر یہ عنوان درج تھا۔

Der Koran..unmittelber aus dem Arabischen Original in das Ebglische ubersetzt...von George Sale ,Gent.Aufs treulichste wiedes ins Teutsche verdoll-metschet von Theodor Arnold.Lemgo 1746.in-4,p.p XXVIII.232,693[33]

جارج سیل 1736ء میں پیدائش اور 1797ء میں وفات ہے۔فراغت کے اوقات میں عربی کا درس دیتا تھا اس نے کسی عربی مخطوط کا وافر مجموعہ حاصل کر لیا اور اس کو مکتبہ بودلیہ کو ودیعت رکھوادیا۔اسلام کے بارے میں بہت زیادہ اس پر اثر تھا جس وجہ سے اس کو آدھا مسلمان کہا جاتا تھا۔زمانہ جدید میں عربی نسخوں پر تحقیق میں اس نے کافی مدد کی۔قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی زبان میں 470 صفحات پر کیا۔نے القاموس الفلسفی میں لکھا ہے کہ یہ ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوا اور اس کا ترجمہ کئی بار طبع ہوا مگر اس کا ترجمہ، شرح، حواشی اور مقدمہ پر مشتمل تھا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے دین اسلام میں لغو باتیں، جھوٹ اور جرحات کو قلمبند کیا۔ابن ہاشم عربی نے اس کو عربی زبان میں (قاہرہ 1913) میں نقل کیا اور شارل بیل نے دائرۃ المعارف جو یورپ میں سب سے پہلا دائرۃ المعارف شمار ہوتا ہے اس کے جمع کرنے میں اس سے مدد لی اور اس میں اس کے تمام عربی مقالات کو بھی لکھا۔[34]

انگریزی زبان کے دیگر تراجم :

1: ترجمہ سکندر روس 1649ء میں شائع ہوا۔پھر ایک مرتبہ لندن اور ایک بار امریکہ سے شائع ہوا۔

2: ترجمہ جارج سیل معہ مقدمہ 1743ء۔چھتیس مرتبہ شائع ہوا۔آخری ایڈیشن 1913ء میں شائع ہوا۔اس پر سر ولن کا مقدمہ بھی ہے۔یہ ترجمہ امریکہ میں آٹھ مرتبہ شائع ہوا۔

3: ترجمہ روڈول 1861ء۔آٹھ مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔امریکہ میں بھی شائع ہوا ہے۔

4: ترجمہ ای۔ایچ پار 1880ء تین مرتبی شائع ہوا۔ایک مرتبہ امریکہ میں شائع ہوا۔

5: مترجمہ عبدالحکیم خان 1905ء۔

6: ترجمہ مرزا ابوالفضل 1913ء۔

7: ترجمہ محمد علی 1916ء۔تین مرتبہ شائع ہوا۔اور ہالینڈ کی زبان میں بھی منتقل ہوا۔

8: ترجمہ غلام سرور 1930ء میں آکسفورڈ سے شائع ہوا۔

9: ترجمہ پکھنال 1930ء یہ ترجمہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے حکم سے کیا گیا 1931ء میں نیویارک (امریکہ) سے شائع ہوا۔

10: ترجمہ ڈاکٹر بل۔　11: ترجمہ لین: منتخب ترجمہ۔　12: ترجمہ مارکولیس: 16 پارے ہے

13: ترجمہ نواب عماد الملک۔　14: ترجمہ مدرسہ الوعظین لکھنو۔　15: ترجمہ عبد اللہ یوسف علی 1935ء

16: ترجمہ مولوی عبد الماجد دریابادی۔ ابھی مکمل شائع نہیں ہوا۔[35]

6: جرمن زبان میں قرآن کریم کا دوسرا ترجمہ:

واقدم ترجمة ألمانية عن النص العربي ـ مباشرة هى ترجمة ديويد فريدريش ميجرلن، الاستاذ فى جامعة فرنكفورت، وظهرت ١٧٧٢، تحت هذا عنوان:

ترجمہ : 1772ء میں ڈریوڈ فریڈش میجرلن نے قرآن کریم کا عربی نص کے ساتھ جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ فریڈش فرنکفورٹ یونیورسٹی کے استاد تھے۔ اس ترجمہ پر یہ عنوان درج تھا:

Die Turkische Bibel,oder des Korans allereste Teutsche Uebersetzung aus der Arabischen Urschrift selbst fertigt: Welcher Nothwendigkeit und Nutzbarkeit in einer besonderm Ankundigung hier erwiesen: von M.David Friedrich Megerlin professor.Franfurt am Mayn.1772,in-8,p.p.876.

اس عنوان کا ترجمہ: یہ کتاب مقدس ترکی زبان ہے یا القرآن، یہ جرمن زبان میں ترجمہ ہے خالص عربی زبان سے کیا ہے چند ضراری فوائد کے ساتھ ہے 1772ء میں اس کا ترجمہ ڈیوڈ فریڈرش میجرلن نے کیا ہے۔ جو فرنکفورٹ کے استاذ ہیں۔ 1773ء میں اس کا ایک اور ترجمہ جرمن زبان میں ہی شائع ہوا اور یہ بھی خالص عربی زبان سے ہی کیا گیا تھا اس کا مترجم فریڈرش ابرہارڈ بویسن تھا اور اس پر یہ عنوان درج تھا۔

Der Koran,oder das Gesetz fur die Muselmanner durch Muhammed den Sohn Abdall,nebst einigen feyerliclichen koranischen Gebeten,unmittelbar aus dem Arabischen ubersetzt,mit Anmerkungen und einen Register nersehen ,und auf verlangen herausgegeben von Friedrich Eberhard Boysen.Halle 1773,in-8,p.p.680

اس ترجمہ کی دوسری طباعت تصحیح کے ساتھ ھلہ کے مقام پر 1775ء میں ہوئی۔ ان دونوں ترجموں کیلئے Michaels Bibliothek.VIII,p30-98 اور اشنورر کے صفحہ 430-431 کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔[36]

1772ء میں دنڈ فریڈریش اور فریڈریش بویزن سے قرآن کریم کے ترجمہ کا کام شروع ہوا ان ترجموں میں سب سے افضل ترجمہ روڈی باریت کا ترجمہ تھا جیسے پروفیسر عادل ٹیوڈور خوری نے جرمن زبان میں قرآن کریم کا دوسرا ترجمہ کیا۔ اور وہ ترجمہ معتمد بہ

ہے۔عادل خوری نے پہلے تمام ترجموں پر اعتراض کیا ہے اور کہا کہ آیت ''الا بذکر الله تطمئن القلوب ''میں روڈی باریت نے لا کو نافیہ سمجھا ہے حالانکہ یہ لائے نافیہ نہیں ہے، جس کی وجہ سے قرآن کا ترجمہ تبدیل ہو گیا۔[37]

ترتیب نزولی کے اعتبار سے قرآن کریم کا ترجمہ:

ظهرت لاول مرة ترجمة القرآن الكريم حسب التنزيل ،قام بها رودويلRod wellسنة ۱۸۶۱،اتبع فيها هذا المستشرق سبيلا آخر غير المعهود ،حيث جعل ترجمة قائمة على الترتيب الزمني حسب نزول الآيات و السور ،فبدأ بآيات (اقرا باسم ربك۔۔۔)[العلق:۱] وانتهى (اليوم اكملت لكم دينكم)[المائدة:۳]

ترجمہ: 1861ء میں روڈویل(J.M Rod well)نے پہلی مرتبہ قرآن کریم کا ترتیب نزولی کے اعتبار سے ترجمہ کیا۔اور یہ ایک غیر معہود کام تھا کہ قرآن کریم کا سورتوں اور آیتوں کی ترتیب زمانی کے اعتبار سے ترجمہ کرنا۔سورۃ العلق کی آیت(اقرا باسم ربك۔۔۔)سے ابتداء کی اور(اليوم اكملت لكم دينكم)پر اختتام کیا۔

قرآن کریم کا اشعار کی صورت میں ترجمہ:

قام ادواری هنری بالمر (E.H.Palmer)من جامعة كمبردج باخراج ترجمة للقرآن الكريم في قالب شعری عامی،زعما منه ان اسلوب القرآن اسلوب بدائی وعر مما يجب نقله الى العامية حتى يفهم،ونشرت هذه الترجمة لاول مرة سنة ۱۸۸۰ وحظيت بالشهيرة۔[38]

ترجمہ: ایڈورڈ ہنری پالمر جو کہ کیمبرج یونیورسٹی کا فاضل تھا اس نے قرآن کریم کا ترجمہ عام اشعار میں کیا اس کا گمان یہ تھا کہ قرآن کریم کا اسلوب ایک نیا اور دشوار اسلوب ہے لہذا اس کو عام فہم زبان میں نقل کیا جائی تاکہ سمجھا جا سکے۔یہ ترجمہ 1880ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا اور کافی مشہور ہوا۔اگر مان لیا جائے جو کچھ اس مترجم کے ذہن میں تھا تو یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مترجم ایک جاہل،غافل اور خائن اور قرآن کریم کی بلاغت جو اعجاز جو نظم،اسلوب، معنی،تاثیر اور ہدف کے اعتبار سے اعجاز کی بلندیوں تک پہنچی ہوئی ہے اس سے عاجز ہے۔

خلاصہ بحث:

دوسری جنگ عظیم کے بعد جب مغرب اور مشرق کے درمیان فاصلے مٹنا شروع ہوئے اور مغرب مشرقی علوم کی طرف سنجیدگی کے ساتھ متوجہ ہوا۔خاص کر یورپی ممالک نے علوم اسلامیہ میں خاص توجہ دی اور ایک نئی اصطلاح پیدا ہوئی جس کو استشراق کہا جاتا ہے اور ان علوم کے حاصل کرنے والوں کو مستشرقین کا نام دیا گیا۔ چنانچہ مستشرقین نے علوم اسلامیہ میں خصوصی دلچسپی لینا شروع کی اور اس سے ان کا مقصد دین اسلام کی ترویج نہیں بلکہ دین اسلام کی تعلیمات اور اصل تصویر کو مسخ کرنے کے علاوہ اسلام کے غلبہ کا خوف، عیسائیت کی ترویج اور بہت سے مختلف سیاسی مقاصد تھے۔ اس کیلئے انہوں نے جس چیز کو سب سے پہلا ہدف بنایا وہ

قرآن کریم تھا۔ چنانچہ سابقہ برطانوی وزیر اعظم رہنما ولیم گلاڈسٹن (William Evart Gladstone) نے1882ء میں کہا تھا کہ جب تک قرآن موجود ہے، یورپ کیلئے مشرق کو مغلوب کرنا ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ یہاں سے قرآن کریم کی طباعت اور تراجم کا نیا دور شروع ہوا جس میں قرآن کریم کی مختلف ممالک میں طباعت اور مختلف زبانوں میں تراجم کیے گئے جن کا ذکر اس مقالہ میں ہے اور اس کے ساتھ ان مستشرقین کا ذکر بھی کیا گیا ہے جنہوں نے بناعت میں حصہ لیا یا ترجمہ کیا۔

حوالہ جات

---

[1]اسماعیل علی محمد، الاستشراق بین الحقیقه والتضلیل، مدخل علمی لدراسة الاستشراق، للنشر والتوزیع ، 1419ھ، ص29

[2]ایضاً، ص85

[3]المیدانی، عبدالرحمن، اجنحة المکر الثلاثه وخوافیها التبشیر، الاستشراق۔ الاستعمار، دار القلم ،دمشق، ص150

[4]اسماعیل علی محمد، الاستشراق بین الحقیقه والتضلیل، ص35

[5]الکبیسی، فاضل محمد عواد، المستشرقون المعاصرون، دار الفرقان، اردن، 2005ء، ص26

[6]اسماعیل علی محمد، الاستشراق بین الحقیقه والتضلیل، ص56-57

[7]مطر ہاشمی، حسن علی حسن ،قراۃ تقدیمه فی تاریخ القرآن، للمستشرق تھیودورنولدکه، المطبعة دار الکفیل للطباعة والنشر التوزیع ، 1435ھ، ص88

[8]MykhayloYakubovych :History of the printing of the Glorious Quran in Europe p:5

[9]بدوی ،ڈاکٹر عبد الرحمن، موسوعة المستشرقین ،دار العلم للملایین، ص438

[10]العقیقی ،نجیب، المستشرقون، دار المعارف مصر، طبعة ثالثه، ج2، ص653

[11]بدوی، موسوعة المستشرقین ، ص438

Encyclopedia of Quran,Jane Dammen KcAuliffe,General editor, Brill leiden .Boston 2004.Vol 4:P 265

[12]Wikipedia.search (Abraham Hinkalman)

[13]Mykhaylo Yakubovych:History of the printing of the Glorious Quran in Europe p:8

[14]بدوی ،موسوعة المستشرقین ، ص438

[15]Wikipedia.search (Ludovico Marracci)

[16]Mykhaylo Yakubovych, History of the printing of the Glorious Quran in Europe, p-10-13

[17]بدوی، موسوعة المستشرقین ، ص439

[18]العقیقی ،نجیب، المستشرقون، ج2، ص701

[19]بنداق، محمد صالح ،ڈاکٹر، المستشرقون و ترجمة القرآن الكريم ،منشورات دارالافاق الجديده بيروت، الطبعة ثانية 1403ھ،1983ء، ص89

[20]حسين، محمد بهاء الدين، ڈاکٹر، المستشرقون والقرآن الكريم ،دارالنفائس للنشر والتوزيع، ص286

[21]بدوى ،موسوعة المستشرقين، ص441

[22]صارم، قاضی عبدالصمد، عرض الانوار المعروف تاریخ القرآن، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ص121

[23]Encyclopedia of Quran, Jane Dammen KcAuliffe,General editor, Brill leiden Boston 2004.Vol 5:P 346

[24]صارم، قاضی عبدالصمد، عرض الانوار المعروف تاریخ القرآن، ص122

[25]بدوى، موسوعة المستشرقين، ص443

[26]صارم، قاضی عبدالصمد، عرض الانوار المعروف تاریخ القرآن، ص121

[27]بدوى، موسوعة المستشرقين، ص443

[28]صارم، قاضی عبدالصمد، عرض الانوار المعروف تاریخ القرآن، ص122

[29]بدوى، موسوعة المستشرقين، ص443

[30]قراة تقديمه فى (تاريخ القرآن) للمستشرق تهيودورنولدكه، ص94

[31]بدوى، موسوعة المستشرقين، ص327

[32]صارم، قاضی عبدالصمد، عرض الانوار المعروف تاریخ القرآن، ص121

[33]بدوى، موسوعة المستشرقين، ص444

[34]العقيقى ،نجيب، المستشرقون ،ج2 ،ص471 / موسوعة المستشرقين ،ص358، قراة تقديمه فى (تاريخ القرآن) للمستشرق تهيودورنولدكه، ص94

[35]صارم، قاضی عبدالصمد، عرض الانوار المعروف تاریخ القرآن، ص119-120

[36]بدوى، موسوعة المستشرقين، ص444

[37]قراة تقديمه فى (تاريخ القرآن) للمستشرق تهيودورنولدكه، ص95

[38]المستشرقون والقرآن الكريم، ص291-292